Research Journal Ulum-e-Islamia
Journal Home Page: https://journals.iub.edu.pk/index.php/Ulum.e.Islamia/index
ISSN: 2073-5146(Print) ISSN: 2710-5393(Online)
E-Mail: muloomi@iub.edu.pk Vol.No: 30,Issue:01 (July-December) 2023
Published by:Department of Islamic Studies, The Islamia University of Bahawalpur

مولانا احمد علی لاہوریؒ کے دروس قرآن کا منہج اور اس کی خصوصیات

The methodology and Characteristics of Daros e Quran by Molana Ahmad Ali Lahori

Abdul Salam
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, University of Balochistan, Quetta. Email: shamumer03@gmail.com
Prof. Dr. Sahibzada Baz Muhammad
Chairman Department of Islamic Studies University of Balochistan.
Email: msahibzada8@gmail.com ORCID ID https: org/0000-0001-8530-4318
Dr. Sana Jadoon
Assistant in Education Department, Government of Balochistan

Mulana Ahmed Ali Lahori (25 may 1887 to 18 feb 1962)was renowned Quranic scholar and Sufi Muslim scholar of Indian subcontinent, in 1950's, who immensely influenced religious and academic circles in Lahore ,Pakistan. With his particular focus on human spirit in the Quranic paradigm and its impediments. He was the founder of Anjuman Khuddam ud din, Lahore, Pakistan. Mulana Ahmed Ali presented Quranic teachings in his daros according to principals of Tafseer be-almasoor. His Dars e Quran would satisfy even the most skeptical minds, scholars, students, Professors, Religious scholars, businessmen of his times. Dars was divided into three different levels, and at different timings, according to the type of audience.Dars-e-Aaam, Dars for women, Dars-e-Khaas. There are three main topics in his dars e Quran 1. Tawheed 2. Taswuf 3. Jihad. In Mulana Ahmed Ali,s Manhaj-e-Dars,Nazm e Quran have primary importance. He explains the relation between surahas and among ayaat before every surah. He forms pairs because the similarities of the subjects addressed in them. He wanted to spread teaching of Holy Quran in all Muslim society and wanted the Implementations of Islamic law in whole system of life.

Keywords: Quranic teachings, human spirit, Nazm e Quran, Tawheed , Taswuf, Jihad.

.قرآن پاک اللہ رب العالمین کا کلام ہے جو سرورِ کائنات سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اور جو کسی تبدیلی کے بغیر بعینہٖ ہی آج تک من وعن محفوظ ہے۔ قرآن مجید سابقہ تمام آسمانی کتابوں کا مہیمن اور تمام کلاموں سے افضل کلام ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کو سیکھنے سکھانے والوں تمام انسانوں میں سے افضل لوگ قرار دیا ہے۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے

خیرکم من تعلم القران وعلمه[01]

تم میں سے بہترین وہ لوگ ہیں جو قرآن سیکھیں اور سکھائیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

"جو شخص قرآن پڑھے اور اس کا ماہر ہو وہ مقربین بزرگ اور نیک لوگوں کے ساتھ ہوگا اور جسے قرآن کا پڑھنا دشواری کا باعث بنے اس کے لیے دگنا ثواب ہے۔"[02]

واقعہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان تعلیمات کو مدنظر رکھتے ہوئے امت کی بہت سی شخصیات نے اپنی پوری زندگی کو قرآن مجید کی تبلیغ واشاعت اور سیکھنے سکھانے کے لیے وقف کر دیا اور اپنا نصب العین قرآنی تعلیمات کی نشر واشاعت کو قرار دیا انہی اہم شخصیات میں ایک حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ بھی ہیں اور آپ رحمہ اللہ کو قران مجید کی تعلیمات کے فروغ میں ایک خاص مقام حاصل ہے حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ مولانا عبید اللہ سندھیؒ کے شاگرد خاص ہیں اور مولانا عبید اللہ سندھی رحمہ اللہ حضرت شیخ الہند محمود حسن رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں اور یہ سلسلہ اوپر تک حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ اور ان کے خانوادے کے ساتھ جاملتا ہے چنانچہ جب حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ نے مولانا عبید اللہ سندھیؒ سے سند فراغت حاصل کی تو مولانا سندھیؒ نے آپ سے ساری زندگی قران مجید کی خدمت کرنے کا وعدہ لیا جس پر حضرت لاہوری رحمہ اللہ تادم آخرین قائم رہے اور اپنی زندگی کا کوئی لمحہ ضائع نہ کیا علوم دینیہ میں حضرت لاہوری رحمہ اللہ کی بے شمار خدمات ہیں مگر قرآن پاک کی خدمت اس کی تبلیغ اور اشاعت کے لیے آپ رحمہ اللہ کے درس قرآن کو چار دانگ عالم شہرت ملی اور عام وخاص سب اس درس کی علمی اور روحانی تاثیر کے مداح رہے ہیں۔[03]

درس قرآن کی ابتداء:

حضرت لاہوری رحمہ اللہ نے اپنی لاہور آمد کے فوراً بعد 1917ء میں قرآن مجید کا درس شروع کیا جسے انہوں نے زندگی کے آخری لمحے تک جاری رکھا مگر جب وہ لاہور منتقل ہوئے تھے تو انگریز کی طرف سے ان پر بہت کڑی نگاہ رکھی جاتی تھی لیکن انہوں نے فاروق گنج مسجد میں دو لوگوں کو ترجمہ قرآن پڑھانا شروع کیا جن میں مولانا عبد العزیز جو سریانوالہ بازار لاہور میں دکانداری کرتے تھے اور دوسرے میاں عبد الرحمن جو لاہور میں ایک مسجد کے امام تھے ۔ پھر رفتہ رفتہ لوگوں میں کا اضافہ ہوتا چلا گیا اور یوں درس قرآن کی محفل سجتی چلی گئی۔ حضرت لاہوری رحمہ اللہ نے اپنے درس قرآن کو معاشرے میں موجود مختلف طبقات کی علمی استعداد کے مطابق تقسیم کر رکھا تھا ان میں علماء کے لیے درس خاص ہوتا تھا۔ جب کہ عوام الناس کے لیے درس عام ہوتا تھا اسی طرح عورتوں اور بچوں کے لیے علیحدہ سے درس قرآن کی محفل ہوتی تھی۔[04]

درس خاص: یہ درس نماز مغرب کے بعد ان تعلیم یافتہ لوگوں کے لیے جاری کیا گیا جو علوم دینیہ ودنیا سے بہرہ مند تھے حضرت لاہوری رحمہ اللہ نے یہ درس تقریباً پچیس برس تک خود جاری رکھا اور آپ رحمہ اللہ کی وفات کے بعد آپ کے دونوں صاحبزادگان نے اسے جاری رکھا۔

درس عام : درس عام عوام الناس کے لیے ہوتا تھا۔ اس درس میں معاشرے کے ہر طبقہ فکر کے لوگ شریک ہوتے تھے یہ درس آپ نے 1917ء سے لے کر 1962ء تک یعنی اپنی وفات تک جاری رکھا اور اس کے بعد یہ درس ان کے صاحبزادے مولانا عبید اللہ انور رحمہ اللہ نے جاری رکھا اس درس کی کیفیت یہ ہوتی تھی کہ لوگ دور دور سے وقت مقررہ پر آتے اور قرآن پاک سامنے لے کر بیٹھ جاتے۔ حضرت لاہوری رحمہ اللہ قرآن پاک کی تلاوت فرماتے اور جن آیات کی تلاوت کرتے ان کا پہلے لفظی ترجمہ اور پھر بامحاورہ ترجمہ بیان فرماتے بعد ازاں انہی آیات کا شان نزول بیان فرماتے اور پھر ان کی سہل انداز میں تفسیر و تشریح فرماتے اور آخر میں ان آیات کو حالات حاضرہ کے ساتھ جوڑ کر موجودہ دور کے لیے رہنمائی کا اہتمام فرماتے مجلس کے آخر میں دعا کے ساتھ اس درس کا اختتام ہو جاتا ہے۔[05]

خواتین اور بچوں کے لیے درس قرآن: اسی طرح عورتوں اور بچوں کے لیے درس قرآن کا اہتمام ہوتا تھا جس میں عورتیں باپردہ شرکت کرتیں تھیں اور بچوں کو قرآن پاک پڑھنے کی ترغیب دی جاتی ہے یہ درس قران حضرت لاہوری نے میاں غلام حسین مرحوم کے مکان پر تقریبا دو سال تک جاری رکھا اور پھر 1945ء میں اسی درس سے مدرسۃ البنات شروع ہوا جو آج بھی موجود ہے **کالج اور سکول کے طلباء کے لیے درس قرآن:** اسی طریقے سے کالج اور سکول کے طلباء کے لیے درس قرآن کا اہتمام کیا جاتا جس میں شریک طلبہ کی تعداد تقریبا 30 سے 40 ہوتی اور اس درس قرآن کو باقاعدہ ایک کلاس کی صورت میں ریکارڈ رکھ کر محفوظ کیا جاتا جس میں سہ ماہی، ششماہی اور سالانہ امتحانات کا اہتمام بھی ہوتا اس درس قرآن سے بہت سارے جدید تعلیم یافتہ طلباء کی زندگیوں میں انقلاب برپا ہوا۔[06]

درس قرآن کے مرکزی مضامین:

حضرت لاہوری رحمہ اللہ کے درس قرآن کے مرکزی مضامین حسب ذیل تھے۔

1۔ ایمانیات (توحید، معاد، رسالت)

2۔ تصوف و روحانیت (تزکیہ نفوس و تذکرہ مشائخ)

3۔ برصغیر سے انگریزوں کے اخراج اور اسلامی نظام کو نافذ (اعلائے کلمۃ اللہ) کرنے کے لیے جہاد فی سبیل اللہ

ذیل میں ہم آپؒ کے دروس قرآن کے منہج اور خصائص کا ذکر کرتے ہیں۔

درس قرآن کا منہج اور خصائص:

مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ کے درس قرآن کا منہج کچھ یوں ہوتا کہ آپؒ سب سے پہلے تلاوت آیات فرماتے اس کے بعد ان آیات کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ فرماتے بعد ازاں ترتیب کچھ یوں ہوتی یہ کہ قرآن مجید کے مختلف مقامات سے توضیح القرآن بالقرآن کے اصول پر ان آیات کی تشریح فرماتے اور ان سے متعلق احادیث مبارکہ بیان فرماتے اور اقوال صحابہ و تابعین کے ساتھ مختلف تفاسیر کے شواہد کو نقل کرتے، پھر سورہ کا مختصر تعارف فرماتے، اس کا موضوع بیان فرماتے اور اس میں موجود مضامین کا اجمالی جائزہ پیش کرتے ہوئے حالات حاضرہ میں ان کی وضاحت فرماتے اور ان سے مسلمانوں کے موجودہ مسائل کے حل کو دریافت فرماتے۔ اسی طرح مختلف تمثیلات کے ذریعے ان باتوں کو ذہن نشین کرتے اور جہاں جہاں ضرورت ہوتی وضاحت فرماتے چلے جاتے اور آخر میں اس سورہ کا خلاصہ بھی بیان فرمادیتے۔[07]

توضیح القرآن بالقرآن :

مولانا لاہوری رحمہ اللہ نے اپنے درس قرآن میں قرآنی مضامین کو باہمی وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ مختلف مقامات پر آپ رحمہ اللہ آیات قرانیہ کی توضیح میں دیگر آیات بطور استشہاد کے پیش کرتے ہیں مثلا سورہ فاتحہ میں منعم علیہم

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ [08]

کی تشریح کرتے ہوئے سورۃ النساء کی آیت

الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ [09]

وہ لوگ جن پر اللہ تعالیٰ کا انعام ہوا وہ انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین ہیں

کا حوالہ دیتے ہیں اور صراط مستقیم کو اس گروہ کا راستہ بتلاتے ہیں، اسی طریقے سے اس پر چلنے والوں کے لیے بشارت حوالہ بھی دیتے ہیں۔

پھر سورت کا تعارف اور ضرورت و اہمیت پیش کرتے ہیں اور اس سے متعلق مختلف اقوال بھی نقل کرتے ہیں مثلا سورہ فاتحہ میں سب سے پہلے اس کا ابتدائی مکی سورت ہونا، اس کے مختلف نام اور ان ناموں میں، ام القران، ام الکتاب اور پھر لفظ ام کی تشریح کرتے ہیں اور ساتھ یہ بھی بتاتے ہیں کہ اس سورہ کا نام سورۃ الحمد اس لیے ہے کہ یہ "الحمدللہ" سے شروع ہوتی ہے اور اس سورہ کے مضامین قران حکیم کے سارے مضامین کے لیے اصل اور جڑ کی بنیاد رکھتے ہیں کہ جس طرح "ام" اپنی نسل کے لیے جڑ اور بنیاد کی حیثیت رکھتی ہے پھر اس کی اہمیت بتاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ سورت "سبع مثانی" ہے کیونکہ اس میں سات آیتیں دہرائی ہوئی آتی ہیں اور اس کو ہر نماز کی ہر رکعت میں دہرایا جاتا ہے اس طرح انہوں نے سورہ فاتحہ کے دس ناموں کی تشریح اہمیت کے ذیل میں فرمائی پھر اس کے بعد خلاصہ مضامین سورہ فاتحہ بیان فرماتے ہیں چنانچہ آپ اس خلاصہ مضامین کو کچھ اس طرح لیتے ہیں کہ یہ سارے قران مجید کے مضامین کا اجمالی نقشہ ہے جس میں آیت نمبر ایک میں توحید، آیت نمبر دو میں قیامت، آیت تین میں رسالت، آیت نمبر چھ میں اللہ تعالیٰ کے انعام یافتہ بندے اور آیت نمبر سات میں اللہ تعالی کی طرف سے مردود بندوں کا ذکر ہے اس طرح گویا یہ تمام قران مجید کے مضامین کا خلاصہ ہو گیا اس کے بعد سورت کے مضامین کو تفصیل سے ذکر کرتے ہیں۔ [10]

اسی طرح آپؒ سورۃ العصر کا تعارف کرواتے ہوئے احادیث مبارکہ بیان فرماتے ہیں، مفسرین اور فقہاء کے مختلف اقوال نقل فرماتے ہیں پھر اس کے بعد سورۃ العصر کی آیات کا ربط اور اس کے بعد سورۃ العصر کا موضوع اور اس موضوع کا ایک عنوان "عروج اقوام کے اسباب" رکھتے ہیں۔ اس کے بعد قسم کی اہمیت اور انسانی اقسام اور باری تعالی کی اقسام کے درمیان فرق کو واضح کرتے ہیں اور بعد ازاں مختلف تفاسیر سے استشہاد فرماتے ہیں اس طریقے پر آپ رحمہ اللہ اپنے درس قرآن کو مرتب فرماتے تھے پھر اس کے بعد آج کے مسلمانوں کے لیے اور امت مسلمہ کے لیے عروج کا نسخہ اس سے رہنمائی کی راہیں بیان فرماتے ہیں۔ [11]

سورتوں کا باہمی ربط:

حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ سورتوں کے درمیان باہمی ربط قائم فرماتے ہیں اور یوں اپنے درس میں نظم قرآن کا ایک خوبصورت تصور دیتے ہیں مثلا سورۃ الانعام کا ربط سورۃ المائدہ اور پھر دوسری سابقہ سورتوں سے بیان فرماتے ہیں جس سے سورۃ الانعام کی تعلیمات کا سارا خلاصہ سما گیا ہے چنانچہ آپ سابقہ سورتوں کے ساتھ ربط قائم کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"چونکہ سورۃ البقرہ میں یہودیوں کے غلط عقائد کی اصلاح تھی اور سورہ آل عمران میں عیسائیوں کی عقیدہ ابنیت کی اصلاح کی گئی تھی اور پھر سورۃ النساء میں الوہیت مسیح علیہ السلام کی تردید اور پھر اس غلط عقیدے کی اخروی قباحت کو بیان فرمایا کہ قیامت کے دن سوائے مسیح ابن مریم علیہ السلام کے کسی بھی نبی سے ایسی بات پرس نہ ہوگی (جس کا ذکر سورۃ المائدہ میں تفصیلاً آیا) لیکن ساتھ ہی سورۃ الانعام میں عرب کے قریب ترین علاقوں یعنی فارس میں موجود دین مجوسیت کے عقائد کا بھی بھرپور رد فرمایا گیا چنانچہ مجوسی لوگ دو خداؤں کے قائل تھے اور سورۃ الانعام کی ابتدائی ایات میں اس ثنویت کا بھرپور رد فرمادیا گیا اس طرح سابقہ سورتوں کا سورۃ الانعام سے ایک ربط بن جاتا ہے۔[12]

ربط آلایات بالآیات:

حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے درس قران میں ربط آلایات بالآیات کی بڑی اہمیت ہے چنانچہ سورہ انعام میں شرک کی تردید کے بعد والدین کے ساتھ حسن سلوک اس کا ذکر باہمی ربط کے طور پر یوں ہے کہ ایک طرف شرک نہ کرنے سے تعلق باللہ کو درست رکھنے کا حکم فرمایا ہے جبکہ دوسری طرف والدین کے ساتھ حسن سلوک اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرنے کا حکم فرما کر مخلوق کے ساتھ تعلق کو درست رکھنے کا حکم دیا ہے پھر اس کی مزید تفصیل یوں فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں بھوک کی وجہ سے اولاد کو قتل کردیا جاتا تھا اور آج رزق کمانے کے لیے اولاد کو دنیا کے معمولی پیشوں میں قید کر کے اسے تعلیم الٰہی سے دور رکھا جاتا ہے یوں یہ بھی قتل اولاد کی ایک صورت ہے جس سے مسلمانوں کی تباہی وجود میں آرہی ہے۔[13]

حضرت لاہوریؒ کے دروس قرآن کے منہج کی خصوصیات:

حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے منہج درس قران کے بہت سے خصائص ہیں جن میں چند ایک کا ذکر ذیل میں مختصراً کرتے ہیں

1۔اقوام عالم کی کامیابی کے چار اصول، سورۃ العصر کی روشنی میں:

سورۃ العصر کی روشنی میں آپ رحمہ اللہ اقوام عالم کی کامیابی کے چار اصول بیان فرماتے ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

الف) قوم کو زندہ کرنے کے لیے بہترین طریقہ ہے کہ پہلے ان کے اندر جذبات صادقہ پیدا کیے جائیں جن کو ایمان کہا جاسکتا ہے۔

ب) پھر عملی قدم اٹھایا جائے جس کو عمل صالح سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔

ج) اس کے بعد اپنے خیالات ہر فرد انسانی تک پہنچائے جائیں جس کو تواصی بالحق کہا جاتا ہے۔

د) شرکائے کار کو ہر مصیبت میں استقامت کی تلقین کی جائے جسے تواصی بالصبر کہا جاتا ہے اس کے بعد ان چاروں اصولوں کے حاصل کے طور پر فرماتے ہیں۔

1) علوم صحیحہ کا حامل ہونا

2) علوم صحیحہ پر عامل ہونا

3) حلقہ اثر کو ہر ممکن ذریعے سے وسیع تر کرنا

4) تکمیل مقاصد کے لیے ہر قربانی کے لیے آمادہ رہنا [14]

2۔مسلمانوں کی ذلت وجہ اور سرفرازی کا راز:

مسلمانوں کی ذلت کے اسباب میں ان صحیح اصولوں کو چھوڑ دینا قرار دیتے ہیں اور بتلاتے ہیں کہ اگر آج بھی مسلمان سورۃ العصر کے اصول اربع پر عامل ہو جائیں تو اللہ کی مدد سے ساری دنیا کی قوموں سے میدان عزت اور رفعت میں سبقت لے جاسکتے ہیں اور یہی وہ راز تھا جس نے ابتدائے اسلام میں مٹھی بھر مسلمانوں کو بڑی بڑی زبردست سلطنتوں پر فاتح بنا دیا تھا۔[15]

3۔ قرآن مجید کی عظمت کا بیان اور اس کی تبلیغ واشاعت کی اہمیت:

حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کتاب اللہ کی عظمت اور اہمیت کو بیان فرماتے ہوئے اپنے دروس میں بار بار لوگوں کو متوجہ فرماتے ہیں ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

"اللہ تعالیٰ لکھنے والا ہے کتاب اللہ مکتوب ہے اور بندے مکتوب الیہ، ہر شخص اس چیز کو بآسانی سمجھ سکتا ہے کہ اگر کسی دوست یا عزیز یا بزرگ یا حاکم کا مکتوب آئے اور آدمی خود اس کی تحریر کو نہ سمجھ سکے تو اس زبان کے جاننے والے کے پاس جاتا ہے اور ان سے مطلب سمجھ کر جو فرمائش یا حکم ہو اس کی تعمیل کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے اور یہی اس مکتوب کی عزت ہے اور اگر اس مکتوب کو لے کر اتنا سن لیں کہ یہ فلاں استاد یا فلاں بزرگ کا خط ہے اور اسے سر آنکھوں پر رکھے چھاتی سے لگائے پیار و محبت سے چومتا رہے اور ریشمی غلاف میں لپیٹ کر کسی عزت کی جگہ پر رکھ دے اور تحریر شدہ حکم کی تعمیل نہ کرے تو کیا وہ بزرگ یا استاد یا حاکم اس کے اس فعل پر خوش ہو سکتا ہے؟ اور کیا وہ اس شخص کو بے وقوف اور نادان دوست خیال نہیں کرے گا بس اس مثال پر قیاس کر لیجئے کہ مسلمانوں میں کتنے آدمی ہیں جو مکتوب اللہ تعالیٰ یعنی قرآن مجید کی عزت اور قدر کرتے ہیں اور کتنے ہیں جو زبان سے تو عزت کا دعوی کرتے ہیں اور نہ سمجھنے کے باعث اس کی توہین اور بے ادبی کرتے ہیں"

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں کہ

"میں نہایت پر زور الفاظ میں دعوی کرتا ہوں کہ مسلمانوں کی ہر مصیبت کا علاج قران حکیم میں موجود ہے بشرط یہ کہ اس کی ہدایت پر عمل کریں" [16]

4۔ اصلاح الرسوم:

حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ اپنے دورسِ قران میں اصلاح الرسوم کا خصوصا اہتمام فرمایا کرتے تھے اور مسلمانوں میں دین سے ہٹ کر جن رسموں نے راہ پالی تھی ان کی اصلاح میں مستعد رہتے تھے اس ضمن میں ہم چند ایک رسومات کا ذکر کرتے ہیں جنہیں انہوں نے خصوصی توجہ کا مرکز بنایا

☆ عید میلاد النبی ﷺ، شب برات اور اس پر چراغاں کرنا:

آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت یا مناقب کا ذکر خیر کا موجب اور نزول رحمت الٰہی ہے اس سے کسی مسلمان کو انکار نہیں ہو سکتا اور ایسی مجالس سے متبرکہ کا انعقاد جب کوئی چاہے ہو سکتا ہے ان مجالس میں ایسے علمائے باخبر کو بلایا جائے جن کے دلوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا عشق ہو اور آپ ﷺ کے اعتبار سے ان کے اقوال وافعال صورت اور سیرت رنگی ہوئی ہو تاکہ ان کی زبان میں تاثیر ہو اور سننے والوں پر اثر بھی ہوں ایسی مجالس کے لیے نہ تعین تاریخ کی ضرورت ہے نہ تکلفات روشنی اور سامان خورد ونوش کے اہتمام کی۔"

اس کے بعد موجودہ مجالس میلاد میں پائے جانے والے نقائص کا ذکر فرماتے ہیں جن میں چند ایک یہ ہیں

☆بجائے علمائے ربانی کے عموما خوش الحان نعت خواں بلائے جاتے ہیں

☆نعت خوان عموما جاھل بے دین داڑھی منڈے بے نماز غیبت کرنے والے اور جھوٹ بولنے والے ہوتے ہیں لیکن ان کی خوش اوازی کے باعث انہیں اس مجلس مبارک کا روح رواں بنایا جاتا ہے

☆نعتیں عموما جاہلوں کی کہی ہوئی ہوتی ہیں جن میں شریعت محمدیہ کے قواعد وضوابط کا لحاظ نہیں رکھا جا سکتا پھر ایسی مجالس کے انعقاد کے وقت ضرورت سے زائد روشنی کا اہتمام کیا جاتا ہے جو اسراف ہے اور شرعا حرام ہے مثلا ایک چراغ سے مسجد روشن ہو سکتی ہے تو اس کے بجائے دس یا پندرہ جلا دیے جاتے ہیں۔[17]

5۔رد قادیانیت:

حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ اپنے دروس میں مرزائیت اور قادیانیت کا بھرپور رد فرماتے تھے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

"ایک طرف تو مرزا غلام احمد اللہ تعالی کے رسول ہونے کا مدعی ہے اپنی کتاب دافع البلا صفحہ نمبر 11 میں کہتا ہے "سچا خدا ہے جس نے قادیان میں رسول بھیجا" اور دوسری طرف خود خدا ہونے کا مدعی ہے کیا کبھی کسی نبی نے خدا ہونے کا دعوی بھی کیا ہے اور کیا یہ دعوی نمرود و فرعون جیسا نہیں ہے مرزا کی عبارت ملاحظہ ہو[18]

"میں نے اپنے کشف میں دیکھا کہ میں خدا ہوں اور یقین کیا کہ میں وہی ہوں"[19]

مزید فرماتے ہیں کہ

"مرزا غلام احمد نے ایسی امت تیار کی ہے جو کہ انگریزوں کی وفادار فوج ہے اور مسلمان گورنمنٹ برطانیہ کو اس کے موجودہ خیالات وحالات کی بنا پر خدا تعالی کا دشمن، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن، قرآن کا دشمن، اسلام کا دشمن اور مسلمانوں کے دشمن جانتے ہیں اور مرزا غلام احمد مسلمانوں کو اس کی وفادار فوج بنانا چاہتے ہیں جس کا ظاہر و باطن گورنمنٹ برطانیہ کی خیر خواہی سے بھرا ہوا ہے ان حالات میں مسلمان کیوں مرزائیت سے متنفر نہ ہوں"[20]

نیز فرماتے ہیں کہ مرزائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی توہین کرتے ہیں، مسلمانوں سے رشتے ناطے جوڑنا جائز نہیں سمجھتے، غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں سمجھتے ہیں، غیر احمدی کو ہندو عیسائیوں کی طرح کافر سمجھتے ہیں، احمدیوں کے علاوہ تمام مسلمانوں کو اسلام سے خارج اور کافر سمجھتے ہیں، مسلمان بچوں کا نماز جنازہ بھی نہیں پڑھتے اور حضرت عیسی علیہ السلام کی توہین کرتے ہیں تو ان اسباب کی بنا پر وہ قادیانیت کا بھرپور رد فرمایا کرتے تھے"[21]

6۔عورتوں کے فرائض وذمہ داریاں:

عورتوں سے متعلق دروس قرآن میں آپ رحمہ اللہ عورتوں کے ذمے فرائض و ذمہ داریوں کو بار بار تلقین فرماتے اور ان کے فرائض کو درجہ ذیل اعتبارات سے موکد انداز میں بیان فرماتے

1)اللہ کا حق 2)رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حق 3)ماں باپ کا حق 4)رشتہ داروں کا حق 5)اولاد کا حق

6)خاوند کا حق 7)پڑوسی کا حق 8) باقی رشتہ داروں اور لوگوں کا حق

اس کے لیے پھر آپ رحمہ اللہ بہت ساری احادیث وایات نقل فرماتے چلے جاتے ہیں اور ایک ایک حق کی وضاحت تفصیلاً فرماتے چلے جاتے ہیں۔

7۔ مسلکی اختلافات سے بچاؤ:

حضرت لاہوری رحمہ اللہ علمائے کرام اور مدارس کے فاضلین کو خصوصی نصیحت فرماتے ہیں کہ تم مسلکی اختلافات سے اپنے آپ کو حتی الامکان دور رکھو اور اختلافات کو مدلل اور علمی انداز میں اس طرح پیش کرو کہ دوسرے کی توہین اور دوسرے سے ضد اور مقصود نہ ہو بلکہ جذبہ خیر خواہی ہو۔

عقائد کے متعلق ابحاث کا سلسلہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کے دور سے شروع ہو چکا تھا، مگر اس دور کی خصوصیت یہ تھی کہ یہ مسائل مسلمانوں میں کبھی بھی تفرقہ کا باعث نہیں بنے اور نہ کبھی کسی صحابی نے دوسرے صحابی کا اس بنا پر بائیکاٹ کیا کہ وہ میرے نقطہ نظر سے اختلاف رکھتا ہے[22]

ایک جگہ فرماتے ہیں۔

" حنفی بھائیو اپنے مذہب کو کھیل اور تماشہ نہ بناؤ بلکہ تمہارا فرض ہے کہ سوچو کہ حضرت امام اعظم امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے مقلد ہونے کا کیا مطلب ہے ہمارے تمام سلف صالحین احناف رحمہ اللہ اس امر پر متفق ہیں کہ سب سے پہلے ہمیں اللہ تعالی کی کتاب قران مجید پر عمل پیرا ہونا لازمی ہے کیونکہ ہم اس کے بندے ہیں اور جب اس کا حکم صریح مل جائے تو پھر کسی اور طرف جانے کی ضرورت نہیں اس کے بعد نمبر دو سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات مبارکہ ہیں جب ان دونوں مقامات سے کوئی مسئلہ سمجھ میں نہ ائے تو پھر اجماع امت کو دیکھا جائے کہ آیا پہلے مبارک زمانوں میں اس مسئلے پر بحث ہوئی ہے اور کچھ طے پایا ہے اگر وہ مل جائے تو فبھا اور اگر نہ ملے تو پھر شرعاً قیاس کرنے کی اجازت ہے لیکن بجائے اس کے کہ انسان خود قیاس کرے اگر کسی بڑے عالم اعلیٰ درجے کے متقی، ماہر علوم کتاب اللہ و سنت نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قیاس پر اس شرط سے عمل کرے کہ اگر میرے امام کی رائے اللہ تعالی کی کتاب پاک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ارشادات کی مخالف ہوئی تو اس کو چھوڑ دوں گا اور اللہ تعالیٰ کے اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کی تعمیل کروں گا تو اس کا نام تقلید ہے[23]

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو حدیث صحیح مل جائے وہی میرا مذہب ہے"

[24]

8۔ جہاد فی سبیل اللہ کی اہمیت و افادیت:

حضرت لاہوری رحمہ اللہ انگریز سرکار اور حکومت برطانیہ کو مسلمانوں اور اسلام کا اولین دشمن خیال کرتے تھے اور اس بات کا برملا اظہار فرماتے تھے کہ ہماری نظام حکومت کو ختم کرنے والے اور شریعت کی جگہ قانون برطانیہ کا اجراء کرنے والے یہی دین دشمن ہیں اور ان کے خلاف جہاد ہر مسلمان کا فرض ہے چنانچہ وہ اعلائے کلمۃ اللہ کی جدوجہد کو تمام مسلمانوں کے لیے فرض قرار دیتے اپنے ایک درس میں سورۃ الانفال کی آیت:

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ [25]

ترجمہ: اور (اے ایمان والو) تیاری کرو ان (دشمنوں) کے مقابلے میں جو کر سکتے ہو طاقت سے اور باندھے ہوئے گھوڑوں سے کہ اس کے ساتھ تم ڈرا سکو اللہ کے دشمنوں کو اور اپنے دشمنوں کو اور کچھ دوسروں کو ان کے سوا جن کو تم نہیں جانتے اللہ ان کو جانتا ہے اور جو بھی تم خرچ کرو گے اللہ کی راہ میں تم کو اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور تم سے زیادتی نہیں کی جائے گی۔

کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ

"نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے "قوۃ" سے مراد "رمی" یعنی وہ چیز جو دور پھینک کر دشمن کو مغلوب کر سکے مراد لیا ہے نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانوں میں اس سے مراد تیر اندازی تھی ورنہ اصل مقصد یہ ہے کہ وہ آلات جنگ تیار رکھے جائیں جو آج لڑائی میں دشمن کو مغلوب کرنے میں کام آسکے اور ہر مسلمان کا یہ فرض ہے کہ جب وہ باطل کے مقابلے اور دشمن سے جنگ کے لیے بلایا جائے تو فوراً حاضر ہو جائے۔

"ہر مسلمان کو چاہیے کہ حصول رضا الہی اور دشمن کو شکست دینے کے لیے جان و مال دونوں چیزیں خرچ کر دیں کیونکہ ضرورت کے وقت جان و مال دینے سے جی چرانا نفاق کی علامت ہے"[26]

مسلمانان پاکستان کو مشورہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں

"میں ہر گز نہیں کہوں گا کہ جس ہتھیار کا رکھنا قانوناً جرم ہے وہ رکھا جائے اور اس کی مشق کی جائے البتہ یہ ضروری ہے کہ جو چیز قانون کے دائرے کے اندر رہ کر مسلمان رکھ یا کر سکتا ہے وہ ضرور رکھے اور کرے"[27]

9۔استحکام پاکستان:

حضرت لاہوری رحمت اللہ علیہ اپنے دروس میں پاکستان جیسی نعمت غیر مترقبہ کا ذکر بھی بار بار فرمایا کرتے تھے اور استحکام پاکستان کے حوالے سے فکر مند رہتے تھے اور دوسروں میں بھی یہ فکر پیدا کرتے رہتے تھے ایک جگہ فرماتے ہیں

"معزز حضرات آزاد پاکستان کا بن جانا بے شک خدا تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے لیکن اس نعمت کے حصول کرنے کے لیے ہمیں جو قیمت ادا کرنی پڑی ہے اس کے تصور سے بھی دل کانپ اٹھتا ہے آنکھوں میں اندھیرا آجاتا ہے دماغ چکرا جاتا ہے اور بدن لرزہ براندام ہو جاتا ہے۔ دس لاکھ مسلمان مردوں اور عورتوں کی تڑپتی ہوئی لاشوں کا تصور کیجیے جو خون میں لت پت ہو اور ان کے منہ میں مرتے وقت پانی کا قطرہ بھی ڈالنے والا کوئی مونس و غم خوار نہ ہو اور ان کی بے گور و کفن لاشیں جنگلی درندوں کی خوراک بنادی جائیں اور مسلمانوں کی عمر رسیدہ ماؤں کو موت کے گھاٹ اتار کر جوان عورتوں کو ان کے خاوندوں بھائیوں اور باپوں کے سامنے سکھ اور ڈوگرہ خبیث درندے بلکہ درندوں سے بھی بڑھ کر لعین جبراً پکڑ کر لے جائیں اور مسلمان اپنی بے بسی اور بے کسی پر آنسو بہاتے ہوئے آجائیں۔۔۔۔۔ یہ ایک ایسا حادثہ ہے جس کی مثال تاریخ میں کم ہی ملے گی۔[28]

"لہٰذا ہمارا فرض ہے کہ اس پاکستان کی پوری پوری قدر کریں اور اس سے ایسا بنا دیں کہ تمام ممالک کے لیے بالخصوص اپنے ہمسایہ ملک انڈین یونین کے لیے یہ باعث رشک ہو ہمارا نظام ان سے اعلیٰ ہو، ہماری تنظیم ان سے زیادہ مضبوط ہو، ہمارا تعلیم یافتہ نوجوان ان کے تعلیم یافتہ نوجوان سے زیادہ روشن دماغ عالی ہمت دور اندیش معاملہ فہم قومی ترقی کا فدائی اپنے ملک کے اصلاح کا شیدائی مسکین نواز غیرت مند غریب پرور ایماندار خدا پرست اور خدا ترس ہو، مزید استحکام پاکستان کے حوالے سے مشورے دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہمیں ایک طرف ذاتی مفادات کی قربانی دینی ہوگی دوسری طرف الیکشن میں ماضی کی طرح سرمایہ داروں اور زمینداروں کے دستر خوانوں سے زردہ پلاؤ اور قورمہ کھا کر نقد روپیہ وصول کر کے ووٹ نہ دیں، بلکہ جو سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یونیورسٹی کا

فاضل ہو اس کے علاوہ اس کی گزشتہ زندگی عملاً اس بات کی گواہ ہوں کہ یہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا نام لیوا ہے اسے ووٹ دیں"[29] مزید فرماتے ہیں کہ

"تعلیم قرآن کو لازم کریں ہر سطح پر تعلیم قرآن کا بندوبست کیا جائے اور حکومت پاکستان کا یہ فرض ہے کہ وہ پرائمری سے لے کر ایم اے تک قرآن مجید کی تعلیم کو لازم کر دے۔[30]

"اسی طرح ریاستی سطح پر نماز کا انتظام لازم قرار دیا جائے پھر یہ کہ اقتصادی اصلاح کے لیے غریب کاشتکاروں کی مدد کی جائے اور جاگیر داروں کو مذمت کی کی جائے "[31]

حضرت لاہوری رحمۃ اللہ جاگیر داری کے سخت مخالف تھے اور فرماتے تھے کہ

"یہ جاگیر دار وہ ہیں جنہوں نے 1857 میں انگریزوں کی امداد کی تھی اور ان کے صلے میں انگریزوں نے غریبوں سے زمینیں چھین کر انہیں جاگیریں عطا کی تھی اس لحاظ سے یہ جاگیر دار غاصب ہے۔[32]

"مزید یہ کہ ہمیں سیاسی اصلاح بھی کرنی چاہیے اور معاشرتی اصلاح بھی کرنی چاہیے اخلاق کی اصلاح بھی کرنی چاہیے اور سب سے بڑھ کر استحکام پاکستان کے لیے جہاد کے جذبے کو بیدار رکھنا چاہیے اور اللہ تعالی کے ارشاد کہ اپنی قوت کو حتی الامکان بڑھاتے رہو ہمیں اس خطے میں پاکستان کو ناقابل تسخیر بنانا چاہیے اس کے لیے بارہاوہ بانی بانی پاکستان قائد اعظم رحمت اللہ علیہ اور لیاقت علی خان رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات کا حوالہ دیتے جاتے تھے۔"[33]

10۔ تصوف اور روحانیت:

حضرت لاہوری رحمہ اللہ کے دروس قران کے مرکزی مضامین میں تصوف و روحانیت کو مرکزی حیثیت حاصل تھی آپ رحمہ اللہ دروس قرآن میں اپنے مشائخ کا تذکرہ فرماتے اور ساتھ ساتھ لوگوں کی اصلاح کے لیے پیر و مرید کے فرائض اور حقیقی تصوف اور تزکیہ اور احسان کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں چنانچہ سورۃ البقرہ آیت:

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ [34]

کے ذیل میں اور سورۃ الجمعہ آیت:

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۤ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ [35]

کے ذیل میں فرماتے ہیں

"کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چار فرائض منصبی تھے ☆ تلاوت آیات ☆ تزکیہ نفوس ☆ تعلیم کتاب اور ☆ تعلیم حکمت، چنانچہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سراپا اکسیر تھی جس کے باعث جاہل زیور علم سے آراستہ ہو جاتے تھے اور ان کا باطن کدورت بشری کے غبار سے پاک ہو جاتا تھا اور ان کی زبان پر قال اللہ تعالی رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھا اور دل غرور، تکبر، انانیت، جاہ طلبی، زرپرستی، حسد، بغض اور کینہ سے قطعاًنا آشنا تھے آج کل کی اصطلاح میں جس مسئلے کو تصوف کے نام سے تعبیر کیا گیا ہے یہ اسی تزکیہ نفس کا تبدیل شدہ نام ہے۔"[36]

پھر اسی طریقے سے بیعت تصوف کی اہمیت بتلاتے، طریقت اور شریعت کا باہمی ربط حضرت شیخ احمد سرہندی رحمہ اللہ کے مکتوبات کی روشنی میں واضح فرماتے اور ان دونوں کے درمیان دوئی کو باطل سمجھتے ہیں مزید یہ کہ علماء کرام اور صوفیا عظام کی اقسام بیان کرتے ہوئے فرماتے ہوئے ان کی ایک قسم علماء وصوفیائے ربانی اور دوسری قسم علماء سوہیں اور فرماتے کہ

"علماء ربانی اور صوفیائے ربانی تو وہ ہیں جن کا مطلوب و مقصود اور محبوب رب ہی کی ذات اقدس ہو اور ان کی صحبت میں بیٹھنے سے دنیا کی بے رغبتی پیدا ہو، آخرت کی یاد تازہ ہو، شیطانی وسوسوں سے نجات ملے، یاد الٰہی کے ولولے پیدا ہوں، حسد کینہ بغض انانیت غرور تکبر ،جاہ طلبی، زر پرستی کا جذبہ فنا ہو جائے دوسرے کے عیب نظر نہ آئیں مگر اپنے عیوب کے چہرے سے پردہ اٹھ جائے اور علمائے سو اور صوفیائے سو وہ ہیں کہ جو توحید کے بجائے شرک، سنت کے بجائے بدعت، قطع تعلقی، تکبر، حسد، جاہ پرستی، بغض، انانیت اور دنیا کمانا اسی کو اپنا مطلوب و مقصود بنا کے رکھیں لہٰذا ایسے جعلی صوفیوں سے بچ کے رہنا چاہیے کیونکہ یہی لوگ ایسے علماء ہیں اور صوفی دین دشمن ہیں" 37

سچے پیر کی پہچان:

سچے پیر کی پہچان کے حوالے سے کچھ شرائط کا ذکر کرتے ہیں جن میں کتاب و سنت کا علم ہونا ضروری ہو اگرچہ وہ پورا عالم نہ ہو، عدالت و تقوی اور کبائر سے اجتناب اور صغائر پر مُصرسے نہ ہوں اسی طرح مرشد کے لیے لازم ہے کہ دنیا سے بے رغبت اور آخرت کا طالب ہو، مرشد لوگوں کو نیکی کا حکم کرے اور برائی سے روکے مرشد کے لیے لازم ہے کہ بڑے بڑے کاملوں کی صحبت میں اس نے مدت گزاری ہو اور ادب سیکھا ہو۔

مرید کے فرائض:

مرید کے فرائض کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ وہ سب سے پہلے جس شخص کے ہاتھ پر بیعت ہو رہا ہے اسے دیکھیے کہ کیا آیا یہ شخص مجھے فرائض نبوت میں کی تحصیل میں مدد فراہم کر سکے گا اور مرید کا دوسرا فرض یہ ہے کہ جس شخص کے ہاتھ پر بیعت کر رہا ہوں اسے معیار شریعت پر پورا پائے اور تیسرا فرض یہ ہے کہ اپنے پیر کو خطا سے معصوم نہ سمجھیں اور واضح طور پر یہ بات کہے کہ پیر کا جو حکم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے متصادم ہو گا وہ اس پر ہرگز عمل نہیں کرے گا اسی طرح کوئی شرکیہ کام نہیں کرے گا۔

حسد کی مذمت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حسد سے بڑھ کر کوئی شر نہیں کیونکہ جس قدر تکلیف ایک انسان کو دوسرے انسان سے پہنچتی ہے ان کا اصل منشا صفت حسد ہی ہوتی ہے اسی لیے عقلاء نے کہا ہے کہ پہلا گناہ جو اسمان پر واقع ہوا وہ شیطان کا ادم علیہ السلام سے حسد تھا اور پہلا گناہ جو زمین پر واقع ہوا وہ قابیل کا حسد ہابیل پر تھا۔ 38

11۔ علماء اور صوفیا کے لیے فرائض اور نصب العین:

حضرت لاہوری رحمہ اللہ علماء اور صوفیاء کو ان کا نصب العین بار بار یاد دلاتے رہتے ہیں ایک جگہ فرماتے ہیں "حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہونے کے لحاظ سے مسلمانوں کا نصب العین زندگی یہی ہو گا کہ معاندین حق سے دبنے نہ پائیں، اشاعت حق سے جی نہ چرائیں، اپنے فرائض عبودیت میں کم ہمتی نہ دکھائیں، حصول قرب الہی میں دن دونی رات چوگنی ترقی کرتے جائیں،۔ 39

سورہ قریش کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ علماء کرام اور صوفیا عظام اللہ تعالی کے دو شعائروں کی محافظ ہیں ایک کتاب اللہ دوسرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، کتاب اللہ کی حفاظت تو ظاہر ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت سے مراد محافظتِ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم ہے مزید فرماتے ہیں لوگ علماء کرام اور صوفیہ عظام کی بڑی عزت کرتے ہیں ان کے لیے نذرانے پیش کرتے ہیں لہٰذا ان کا بھی اولین فرض ہے کہ خدمت دین کو اپنا نصب العین بنائیں ان کے دل و دماغ دین الٰہی کی نشر و اشاعت میں مصروف رہیں ان کی قوت گویائی اعلائے کلمۃ اللہ میں صرف ہوں اور ان کی قوت شنوائی مرضیات الٰہیہ کی طرف متوجہ ہوں اور ان کی

قوت مشیت الٰہی کلمۃ اللہ کے لیے مسافت طے کرنے میں مدد و معاون بنیں مزید یہ کہ وہ اللہ پر توکل پر کریں اور خدمت دین کے عوض دنیا کمانا اپنا نصب العین قرار نہ دیں۔[40]

حاصل بحث:-

حضرت لاہوریؒ کے دروس قرآن میں جامعیت نمایاں تھی اور آپؒ اصول تفسیر بالماثور کے مطابق اپنے دروس قرآن کو مرتب فرماتے تھے نیز اس میں توحید، فکر آخرت، رسالت، تصوف اور جہاد فی سبیل اللہ کی مباحث کو موتیوں کی طرح پروتے چلے جاتے تھے۔ ان سب کے علاوہ آپؒ مسلمانوں کو زوال سے نکلنے اور عروج پانے کا قرآنی نسخہ بتلاتے، مسلمانوں کی معاشرت میں رسومات کی اصلاح کی فکر فرماتے، خواتین کے فرائض اور پردے کی اہمیت کو اجاگر فرماتے، قرآن مجید کی تعلیم کو سب مسلمانوں لازم قرار دینے کی فکر اجاگر فرماتے، حکومت پاکستان کو اس کے فرائض یاد دلاتے، استحکام پاکستان کی فکر پیدا کرتے، معاشی اصلاحات و استحکام کے طریقے بتلاتے اور مسلمانوں کی پستی پر دل گرفتہ ہوتے تھے۔ ان سب کے علاوہ آپؒ کے دروس قرآن معاشرے کے ہر طبقہ کے لیے ہوتے تھے۔ اشاعت و تبلیغ قرآن آپؒ کے رگ و پے میں سرایت کیے ہوئے تھی۔ اللہ عزوجلؒ پر لاکھوں رحمتیں نازل فرمائے اور آپؒ کے کار خیر کو مزید عام فرمائے۔ آمین

حوالہ جات

1۔ ابو عیسیٰ، محمد بن عیسیٰ، ترمذی، (1998ء) الجامع الترمذی، باب فضائل القرآن: دارالسلام، لاہور، ج:02، ص:332

Abu Essa, Muhammad bin , Tirmizi (1998) Al jammy , Bab fazil e Quran : Dar usalam , Lahore , vol: 02 ,P:332

2۔ ابو عیسیٰ، محمد بن عیسیٰ، ترمذی، (1998ء) الجامع الترمذی، باب فضائل القرآن: دارالسلام، لاہور، ج:02، ص:332

Abu Essa, Muhammad bin , Tirmizi (1998) Al jammy , Bab fazil e Quran : Dar usalam , Lahore , vol: 02 ,P:332

3۔ عبدالحمید خان، (1992ء) مرد مومن: فیروز سنز، لاہور: ص:52

Abdul Hameed Khan (1992) Mard e Momin :, Feroz sons, Lahore , P:52

4۔ عبدالحمید خان، (1992ء) مرد مومن: فیروز سنز، ص53

Abdul Hameed Khan (1992) Mard e Momin :, Feroz sons, Lahore , P:53

5۔ چوہدری محمد یوسف، (1964ء) ہفت روزہ "خدام الدین": انجمن خدام الدین، شیرانوالہ دروازہ، لاہور، ص:07

Chohdri Muhammad yousaf(1964) Haft Roza " khudamuddin ":Anjuman Khudamuddin , sheranwala darwaza, Lahore, P: 07

6۔ ندوی، سید ابوالحسن علی، (1979ء) ہفت روزہ "خدام الدین": انجمن خدام الدین، شیرانوالہ دروازہ، لاہور، ص:176

Nadvi , syed abu al Hasan (1979) Haft Roza " khudamuddin ":Anjuman Khudamuddin , sheranwala darwaza, Lahore, P: 176

7۔ڈاکٹر،لال دین اخگر،(1977ء)کتاب الحسنات: انجمن خدام الدین، شیر انوالہ دروازہ،لاہور، ص:177

Doctor, Lal din Akhger (1977) kitab ul Hasanat : Anjuman Khudamuddin , sheranwala darwaza, Lahore, P: 177

8۔الفاتحہ:07

Alfatiha:07

9۔النسآء:69

Al nisa: 69

10۔لاہوری، مولانا احمد علی،(س۔ن) قرآن عزیز مترجم محشی، تفسیر سورۃ الفاتحہ، فیروز سنز: انجمن خدام الدین، شیر انوالہ دروازہ، لاہور، ص:04

Lahori, Molana Ahmed Ali Lahori , Quran e Aziz mutarjim mohashi , tafseer surah al fatiha : Feroz sons:Anjuman Khudamuddin , sheranwala darwaza, Lahore, P: 04

11۔لاہوری، مولانا احمد علی،(2009ء) رسالہ تفسیر سورۃ عصر، "امام لاہوری کے رسائل " ترتیب مولانا عبد القیوم حقانی، القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ، نوشہرہ، ص:287

Lahori, Molana Ahmed Ali Lahori , (2009) Risala tafseer surah Aser " Imam Lahori ky Rasail "tarteeb molana Abdul qayyum Haqani , alqasim academy , jamia abu Hurera , Noshehra , P:287

12۔لاہوری، مولانا احمد علی،(س۔ن) قرآن عزیز مترجم محشی، تفسیر سورۃ الانعام، فیروز سنز: انجمن خدام الدین، شیر انوالہ دروازہ، لاہور

Lahori, Molana Ahmed Ali Lahori , Quran e Aziz mutarjim mohashi , tafseer surah al Anaam : Feroz sons:Anjuman Khudamuddin , sheranwala darwaza, Lahore.

13۔ لاہوری، مولانا احمد علی،(س۔ن) قرآن عزیز مترجم محشی، تفسیر سورۃ الانعام، فیروز سنز: انجمن خدام الدین، شیر انوالہ دروازہ، لاہور

Lahori, Molana Ahmed Ali Lahori , Quran e Aziz mutarjim mohashi , tafseer surah al Anaam : Feroz sons:Anjuman Khudamuddin , sheranwala darwaza, Lahore.

14۔ لاہوری، مولانا احمد علی،(2009ء) رسالہ تفسیر سورۃ عصر، "امام لاہوری کے رسائل " ترتیب مولانا عبد القیوم حقانی، القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ، نوشہرہ، ص:288

Lahori, Molana Ahmed Ali Lahori , (2009) Risala tafseer surah Aser " Imam Lahori ky Rasail "tarteeb molana Abdul qayyum Haqani , alqasim academy , jamia abu Hurera , Noshehra , P:288

15۔ لاہوری، مولانا احمد علی،(2009ء) رسالہ تفسیر سورۃ عصر، "امام لاہوری کے رسائل "ترتیب مولانا عبد القیوم حقانی، القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ، نوشہرہ، ص:290

Lahori, Molana Ahmed Ali Lahori , (2009) Risala tafseer surah Aser " Imam Lahori ky Rasail "tarteeb molana Abdul qayyum Haqani , alqasim academy , jamia abu Hurera , Noshehra , P:290

16۔ لاہوری، مولانا احمد علی،(1964ء) ملفوظات طیبات، سلسلہ نمبر08، مرتبہ محمد عثمان، بی۔اے، انجمن خدام الدین، شیرانوالہ دروازہ، لاہور، ص:08

Lahori, Molana Ahmed Ali Lahori,(1964) Malfozat e tayebat , silsla No:08 , martaba Muhammad Usman , B.A , :Anjuman Khudamuddin , sheranwala darwaza, Lahore.p:08

17۔ لاہوری، مولانا احمد علی،(2009ء) رسالہ تحفہ میلاد النبی ﷺ " امام لاہوری کے رسائل "ترتیب مولانا عبد القیوم حقانی، القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ، نوشہرہ، ص:115 تا125

Lahori, Molana Ahmed Ali Lahori , (2009) Risala tuhfa e milad alnabi " Imam Lahori ky Rasail "tarteeb molana Abdul qayyum Haqani , alqasim academy , jamia abu Hurera , Noshehra , P:115 to 125

18۔ لاہوری، مولانا احمد علی،(2009ء) رسالہ رد قادیانیت، "امام لاہوری کے رسائل "ترتیب مولانا عبد القیوم حقانی، القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ، نوشہرہ، ص:126

Lahori, Molana Ahmed Ali Lahori , (2009) Risala Rud e qadyaniyat " Imam Lahori ky Rasail "tarteeb molana Abdul qayyum Haqani , alqasim academy , jamia abu Hurera , Noshehra , P:126

19۔ لاہوری، مولانا احمد علی،(2009ء) رسالہ، رد قادیانیت، "امام لاہوری کے رسائل "ترتیب مولانا عبد القیوم حقانی، القاسم اکیڈمی ، جامعہ ابوہریرہ، نوشہرہ، ص:126

Lahori, Molana Ahmed Ali Lahori , (2009) Risala Rud e qadyaniyat " Imam Lahori ky Rasail "tarteeb molana Abdul qayyum Haqani , alqasim academy , jamia abu Hurera , Noshehra , P:126

20۔ لاہوری، مولانا احمد علی،(2009ء) رسالہ، رد قادیانیت، "امام لاہوری کے رسائل "ترتیب مولانا عبد القیوم حقانی، القاسم اکیڈمی ، جامعہ ابوہریرہ، نوشہرہ، ص:126

Lahori, Molana Ahmed Ali Lahori , (2009) Risala Rud e qadyaniyat " Imam Lahori ky Rasail "tarteeb molana Abdul qayyum Haqani , alqasim academy , jamia abu Hurera , Noshehra , P:126

21- لاہوری، مولانا احمد علی،(2009ء)رسالہ، رد قادیانیت، "امام لاہوری کے رسائل "ترتیب مولانا عبد القیوم حقانی، القاسم اکیڈمی ،جامعہ ابوہریرہ، نوشہرہ، ص:120 تا130

Lahori, Molana Ahmed Ali Lahori , (2009) Risala Rud e qadyaniyat " Imam Lahori ky Rasail "tarteeb molana Abdul qayyum Haqani , alqasim academy , jamia abu Hurera , Noshehra , P:120 to130

22-Hussain, T. ., & Mahmood, D. M. R. (2022). تقارب عقائد کے لئے علمائے اہل سنت کی کاوشیں (ایک تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ): The Efforts of Ahl al-Sunnah Scholars for Convergence of Beliefs (An Exploratory and Analytical Study). Al-Amīr, 3(02), 48–68. Retrieved from https://alamir.com.pk/index.php/ojs/article/view/44

23- لاہوری، مولانا احمد علی،(2009ء)رسالہ، اصلی حنفیت، "امام لاہوری کے رسائل "ترتیب مولانا عبد القیوم حقانی، القاسم اکیڈمی ،جامعہ ابوہریرہ، نوشہرہ، ص:170

Lahori, Molana Ahmed Ali Lahori , (2009) Risala Asli Hanfyat " Imam Lahori ky Rasail "tarteeb molana Abdul qayyum Haqani , alqasim academy , jamia abu Hurera , Noshehra , P:170

24- ابن عابدین، محمد امین بن عمر، (س-ن) رد المختار، شامی، مطبوعہ مصر: ص:48

Ibn e Abidin , Muhammad Amin bin Umer , Rud ul Mukhtar , shami , Matboa,Egypt :P:48

25- الانفال:26

Alanfal :26

26- لاہوری، مولانا احمد علی، (س-ن) قرآن عزیز مترجم محشی، تفسیر سورۃ التوبۃ، فیروز سنز: انجمن خدام الدین، شیرانوالہ دروازہ، لاہور، رکوع:06

Lahori, Molana Ahmed Ali Lahori , Quran e Aziz mutarjim mohashi , tafseer surah al toba : Feroz sons:Anjuman Khudamuddin , sheranwala darwaza, Lahore.Ruku NO:06

27- لاہوری، مولانا احمد علی،(2009ء)رسالہ، اسلام کا فوجی نظام، "امام لاہوری کے رسائل "ترتیب مولانا عبد القیوم حقانی، القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ، نوشہرہ، ص:299

Lahori, Molana Ahmed Ali Lahori , (2009) Risala Islam ka fauji nizam " Imam Lahori ky Rasail "tarteeb molana Abdul qayyum Haqani , alqasim academy , jamia abu Hurera , Noshehra , P:299

28۔ لاہوری، مولانا احمد علی،(2009ء) رسالہ ،استحکام پاکستان، " امام لاہوری کے رسائل " ترتیب مولانا عبد القیوم حقانی، القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ، نوشہرہ، ص:311

Lahori, Molana Ahmed Ali Lahori , (2009) Risala Istehkam e Pakistan " Imam Lahori ky Rasail "tarteeb molana Abdul qayyum Haqani , alqasim academy , jamia abu Hurera , Noshehra , P:311

29۔ لاہوری، مولانا احمد علی،(2009ء) رسالہ ،استحکام پاکستان، " امام لاہوری کے رسائل " ترتیب مولانا عبد القیوم حقانی، القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ، نوشہرہ، ص:311

Lahori, Molana Ahmed Ali Lahori , (2009) Risala Istehkam e Pakistan " Imam Lahori ky Rasail "tarteeb molana Abdul qayyum Haqani , alqasim academy , jamia abu Hurera , Noshehra , P:311

30۔ لاہوری، مولانا احمد علی،(2009ء) رسالہ ،استحکام پاکستان، " امام لاہوری کے رسائل " ترتیب مولانا عبد القیوم حقانی، القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ، نوشہرہ، ص:322

Lahori, Molana Ahmed Ali Lahori , (2009) Risala Istehkam e Pakistan " Imam Lahori ky Rasail "tarteeb molana Abdul qayyum Haqani , alqasim academy , jamia abu Hurera , Noshehra , P:322

31۔ لاہوری، مولانا احمد علی،(2009ء) رسالہ ،استحکام پاکستان، " امام لاہوری کے رسائل " ترتیب مولانا عبد القیوم حقانی، القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ، نوشہرہ، ص:328

Lahori, Molana Ahmed Ali Lahori , (2009) Risala Istehkam e Pakistan " Imam Lahori ky Rasail "tarteeb molana Abdul qayyum Haqani , alqasim academy , jamia abu Hurera , Noshehra , P:328

32۔ لاہوری، مولانا احمد علی،(2009ء) رسالہ ،استحکام پاکستان، " امام لاہوری کے رسائل " ترتیب مولانا عبد القیوم حقانی، القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ، نوشہرہ، ص:330

Lahori, Molana Ahmed Ali Lahori , (2009) Risala Istehkam e Pakistan " Imam Lahori ky Rasail "tarteeb molana Abdul qayyum Haqani , alqasim academy , jamia abu Hurera , Noshehra , P:330

لاہوری، مولانا احمد علی،(2009ء) رسالہ ، استحکام پاکستان، "امام لاہوری کے رسائل " ترتیب مولانا عبد القیوم حقانی، القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ، نوشہرہ، ص:333

Lahori, Molana Ahmed Ali Lahori , (2009) Risala Istehkam e Pakistan " Imam Lahori ky Rasail "tarteeb molana Abdul qayyum Haqani , alqasim academy , jamia abu Hurera , Noshehra , P:333

34۔ البقرۃ:129

Albaqra:129

35۔ الجمعہ:02

Aljumma: 02

36۔ لاہوری، مولانا احمد علی،(2009ء) رسالہ ، پیر اور مرید کے فرائض، "امام لاہوری کے رسائل " ترتیب مولانا عبد القیوم حقانی، القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ، نوشہرہ، ص:248

Lahori, Molana Ahmed Ali Lahori , (2009) Risala peer or mureed ky fraiz " Imam Lahori ky Rasail "tarteeb molana Abdul qayyum Haqani , alqasim academy , jamia abu Hurera , Noshehra , P:248

37۔ لاہوری، مولانا احمد علی،(2009ء) رسالہ ، پیر اور مرید کے فرائض، "امام لاہوری کے رسائل " ترتیب مولانا عبد القیوم حقانی، القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ، نوشہرہ، ص:255

Lahori, Molana Ahmed Ali Lahori , (2009) Risala peer or mureed ky fraiz " Imam Lahori ky Rasail "tarteeb molana Abdul qayyum Haqani , alqasim academy , jamia abu Hurera , Noshehra , P:255

38۔ لاہوری، مولانا احمد علی،(س۔ن)، تفسیر معوذتین، سلسلہ نمبر03، فیروز سنز: انجمن خدام الدین، شیرانوالہ دروازہ، لاہور۔

Lahori, Molana Ahmed Ali Lahori , tafseer Muawazatain, silsila No:03, : Feroz sons:Anjuman Khudamuddin , sheranwala darwaza, Lahore.

39۔ لاہوری، مولانا احمد علی،(س۔ن)، تفسیر سورہ قریش، سلسلہ نمبر01، فیروز سنز: انجمن خدام الدین، شیرانوالہ دروازہ، لاہور۔

Lahori, Molana Ahmed Ali Lahori , tafseer surah Quraish, silsila No:01, : Feroz sons:Anjuman Khudamuddin , sheranwala darwaza, Lahore.

40۔ لاہوری، مولانا احمد علی،(س۔ن)، تفسیر سورہ قریش، سلسلہ نمبر01، فیروز سنز: انجمن خدام الدین، شیرانوالہ دروازہ، لاہور۔

Lahori, Molana Ahmed Ali Lahori , tafseer surah Quraish, silsila No:01, : Feroz sons:Anjuman Khudamuddin , sheranwala darwaza, Lahore.